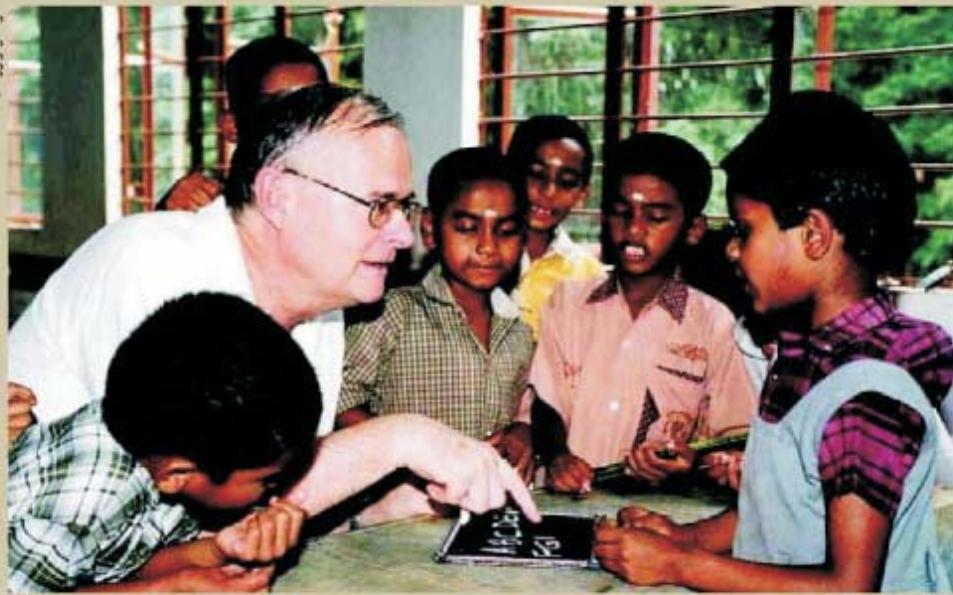


رابطہ کی تعاون مہیم

ادھر کے چار برسوں سے اسپین کے پبلش، امریکی سفارت خانے میں وزیر قونصل برائے امور عامہ مائیکل ایچ ایندرسن رہے ہیں۔ وہ ایک سابق صحفی اور ٹیچر ہیں۔ امریکی فارن سروس سے ۲۵ سال سے وابستہ ہیں۔ جکارتہ میں واقع امریکی سفارت خانے میں ان کا تبادلہ کیا گیا ہے۔ اس موقع پر اسپین نے ان کا ایک انٹرویو کیا۔



الواکر لاکے جن سیواشیشو بھوں میں پناہ یافتہ بچوں کے ساتھ مائیکل اندرسن گفتگو کرتے ہوئے۔

زیادہ سے زیادہ امریکی اسکالروں کو اپنی طرف را بکرنے کے لئے ہندوستان کو خاص طور سے کیا کرنا چاہیے؟

تحقیق کی اجازت اور وزیر اکے اجرا کے عمل کی رفتار کافی تیز کرنی چاہیے۔ ہندوستانی یونیورسٹیوں اور یونیورسٹی گرنسی کیشن، آل اڈیا کوکل فارسینکل ایجکیشن اور ایسوی ایشن آف اڈیں یونیورسٹی چیسے ادارے ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کے موقع کو امریکہ کے سامنے سرگزی سے بچن کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کی طرف زیادہ سے زیادہ غیر ملکیوں کو جو چیزیں راغب کر سکتی ہیں وہ ہوتیں ہیں، یعنی رہائشی انتظام سے لے کر کینٹن اور اشاعتیوں سے لے کر دوسری صورتوں کو تقویت ملے گی۔ ہمیں معلوم ہے کہ امریکہ میں کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں ہندوستانی طلبہ کی تعداد قیام کا موقع حاصل کرنے کے لئے اداگی کریں گے لیکن اس زیادہ ہے۔ گذشتہ سال ۸۰۳۶۶ ہندوستانی طلبہ امریکہ میں زیر تعلیم تھے۔ ہمیں واقعی اس کی ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت تک وہ یورپی تعداد میں نہیں آئیں گے جب تک کہ بنیادی امریکی اسکالر ہندوستان سے تجوہ اور تعلیم حاصل کریں ہا کہ دوں ملکوں کے درمیان طلبہ کے مقابلے میں عدم توازن شدہ ہے۔

کیا ہندوستان میں آپ کو کوئی مایہی بھی ہوئی؟

ذاتی طور پر کچھ نہیں۔ البتہ پیشہ ورانگل پر سفارت کار کے طور پر اور ایک ایسے شخص کے طور پر جو عوام سے عوام کے زیادہ بڑے میں الاقوامی ربط ضبط پر یقین رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر میں یہ چاہوں گا کہ بدلتی ہوئی دنیا سے قدم سے قدم ملا کر ان دوں ملکوں کے چلنے کے لئے میں الاقوامی سطح پر زیادہ بڑا قلبی تعاون شروع کیا جاسکے۔ اسکی درجنوں بڑی اور اہم مختور یافتہ امریکی یونیورسٹیاں ہیں جو ہندوستان کے ساتھ کام کرنے کی خواہش مند ہیں لیکن انہیں تک انہیں اس کا موقع نہیں ملا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جلد یادبر سیاحت، صحت اور تعلیم کے شعبے میں بھی ربط بڑھا ہے، چونکہ ہمارے دوں ممالک دو ٹیکم کی شرکتی جمہوری یا کسی ہیں اس لئے ہمیں پہلے کے مقابلے میں آج یہ بہت نمایاں لگتا ہے کہ آج کے عہد کے بڑے چیزوں میں یہ کہ دو ٹیکم کی مخالف کوششوں، علاقائی سلامتی، تجارت اور سرمایہ کاری، توataئی، ماخولیات، اچ آئی وی رائیس، برداشتی، اقتصادی تقدیر میں اصلاحات اور دیگر سروکار پر ایک دوسرے کے قریب آ کر کام کرنا دوں ہی ملکوں کے باہمی مفاد میں ہے۔

چار برسوں تک سفارت خانے کے آں اڈیا پرنس، پکڑا در تعلیمی امور کا سربراہ رہنے کے بعد امریکہ اور ہندوستان کے تعلقات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ہندوستان میں تجذبات بہت سے دوسرے امریکی سفارت کاروں کی طرح مجھے بھی اس شاندار ملک میں دوالگ الگ عبدوں پر کام کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ۹۰-۷۴ء میں سفارت خانے کا ترینان رانچار میشن آفیر تھا۔ اس کے بعد ۲۰۰۲ء میں میں پھر اس "تھے ہندوستان" کی خدمت کرنے کے لئے آگیا جہاں ضابطوں میں نہیں لانے کا عمل مکمل ہو چکا تھا۔ اس وقت ہمارے دوں ملکوں کے درمیان تعلقات جتنے اچھے ہیں پہلے کبھی نہیں رہے۔ وزیر خارجہ کوڈھولیز ازادی نے اسے بڑی عمدگی سے پیش کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے "ہندوستان دیگرے امریکہ کے کے لئے اہم پاٹریٹیا جا رہا ہے اور ہم لوگ ایکیسویں صدی میں ہندوستان کے ایک عالمی طاقت بن کر ابھرے کا خیر مقدم کرتے ہیں"۔

ہماری دوں حکومتیں اور ہمارے دوں عوام کے زیادہ بڑے طبقات اس سچائی کو مانتے ہیں کہ اسٹرے میجک پارٹریشپ کے فروغ سے دوں ملکوں کو فائدہ ہو گا۔ بھی وجہ ہے کہ مارچ میں صدر جارج ڈبلیو بوش نے ہندوستان کا تاریخی دورہ کیا اور دوں ملکوں کے درمیان تعاون میں کافی اضافہ ہوا۔ اس وقت ہندوستانی اور امریکی دوں طرف کے لوگ جس طرح کے ربط ضبط میں ہیں پہلے بھی نہیں تھے۔ ایسا نہیں ہے یہ معاملات صرف غیر فوجی تھے کیا کیا امور تک محدود ہوں بلکہ تجارت، وقائع، سیاحت، صحت اور تعلیم کے شعبے میں بھی ربط بڑھا ہے، چونکہ ہمارے دوں ممالک دو ٹیکم کی شرکتی جمہوری یا کسی ہیں اس لئے ہمیں پہلے کے مقابلے میں آج یہ بہت نمایاں لگتا ہے کہ آج کے عہد کے بڑے چیزوں میں یہ کہ دو ٹیکم کی مخالف کوششوں، علاقائی سلامتی، تجارت اور سرمایہ کاری، توataئی، ماخولیات، اچ آئی وی رائیس، برداشتی، اقتصادی تقدیر میں اصلاحات اور دیگر سروکار پر ایک دوسرے کے قریب آ کر کام کرنا دوں ہی ملکوں کے باہمی مفاد میں ہے۔

ہندوستان میں امریکن سینٹر میں کیا ہو رہا ہے؟
نمی وہی، بھیتی، کلکت اور جنپی میں واقع امریکن سینٹر ہمارے
قول کے مطابق ”پیک ڈپلومی“ (عوامی سفارت کاری) کی
سرگرمیوں میں پوری طرح معروف ہیں۔ یہ سینٹر امریکی
پالیسیوں اور اقدار اور ترقیاتی ترقیاتی معاشرے
کی تصویر پیش کرنے میں کوشش ہے۔ اور اس سلسلے میں بہت بڑی
زیادہ تاریخ اور خبروں کی تسلیم میں کیبل فون اور اینٹرنس زیادہ سے
ایک حصہ انتہائی سختی خیزی پر اترنا ہوا ہے اور تجھے تحری پر ضرورت سے
زیادہ مائل ہے۔ امریکہ میں بھی یہ بحثات نظر آتے ہیں۔

صحافی اس بات سے گلرمند ہیں کہ روزانے تھی کہ ہمارے چاروں
بڑے نشریاتی نٹ ورک بالآخر اپنی اہمیت اور افادیت کھو دیں گے
کیونکہ تفریخ اور خبروں کی تسلیم میں کیبل فون اور اینٹرنس زیادہ سے
زیادہ تاریخ اور خبروں کی تسلیم میں کیبل فون اور اینٹرنس زیادہ سے
ایک حصہ انتہائی سختی خیزی پر اترنا ہوا ہے اور تجھے تحری پر ضرورت سے
زیادہ مائل ہے۔ امریکہ میں بھی یہ بحثات نظر آتے ہیں۔

اصلاحات کے لئے تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اسے عالمی
درجے کا بنا رہی ہے، جبکہ ہندوستان اس سے جبکہ محض کرتا ہوا
سالگر رہا ہے اور جو شارے مل رہے ہیں وہ ملے جائے ہیں۔

جبکہ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں سینٹر پلے ہی سے کم ہیں ایسے
میں ہندوستان غیر ملکی طالب علموں کو اپنی طرف راضی کرنے کی
کوشش کیوں کرے گا؟

عالمی سطح پر زیادہ مقابلہ کے لئے ہندوستان کو اس بات کی ضرورت
ہے کہ وہ دنیا کے ”بہترین اور تیز ترین“ دماغوں کو اپنی طرف راضی
کریں اور پوری دنیا کے اتم تعلیمی اداروں کے ساتھ خیالات اور تحقیقات
کا تبادلہ کریں۔ ہندوستان میں الاقوامی اداروں کے فائدوں سے
بے تعصی نہیں روک سکتا کیونکہ یہ ادارے نہ صرف باہمی بھی اور نئے علم کو
فروغ دیتے ہیں بلکہ عمومی سائنس اور ریکارڈ اوتی، تجارت، زراعت،
سوشل سائنس اور دیگر علوم کو بھی تقویت پہنچاتے ہیں جن میں جو عوام کی
زندگی اس بہتر بنانے اور علم پر بھی زیادہ جدید میں تقویت کو فروغ دینے
میں محاواں ہو سکتے ہیں۔ ہماری یونیورسٹیوں کے درمیان بہت سے
اچھے کام ہو رہے ہیں جن میں ایک نئی زرعی علم ترقیب ہے جسے صدر
بیش اور وزیر عظم من موہن سنگھ نے شروع کیا ہے لیکن ابھی بہت کچھ
کیا جا سکتا ہے، ابھی بہت کچھ کرنا چاہیے۔ ہمارا دو طرفہ تعلیمی تعداد
بس ابھی شروع ہو رہا ہے اور میں بھتھا ہوں کہ یہ وقت سرکاری اور غیر
سرکاری دونوں طرح کی یونیورسٹیوں کے درمیان ہر طرح کی
پاٹنریپ کو بڑھاوا دینے کے لئے بہت درست ہے۔ مجھے نہیں لگتا
کہ ایسا کوئی سبب ہے جس کی بنا پر ہندوستان نذریں، تربیت اور
تحقیق کی خدمات کے درآمد اور برآمد سے دور رہے۔ ضرورت
سامنے ہے اور بڑھ رہی ہے اور ایسے میں اسکارلوں اور دیگر متعلقہ
لوگوں کی حرکت پڑی ہیں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

آپ کا کافی کام ہندوستانی میڈیا کے ساتھ ربط میں
تحقیق رکھتا ہے۔ آپ اس کی کارکردگی کے بارے میں کیا کہتا
چاہیں گے؟



کرتے ہیں۔ ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ عہد حاضر کے معاملات
جیسے کہ ایک آئی وی ریالیٹی، ماحولیات کا تختیف، اقتصادی اصلاحات
یعنی کلکتی تھیاروں کے پھیلاو کی روک تھام اور جیاتیانی میکنا اوتی
کے بارے میں تبادلہ خیالات کر سکیں۔ چونکہ ہندوستان کی آبادی کا
آدمی سے زیادہ حصہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جن کی عمر ۲۵

سال سے بیچے ہیں اس لئے ہم لوگ تو جوانوں تک پہنچانا چاہئے
ہیں۔ ہم نے ہندی اور اردو میں اچیں کی اشاعت شروع کر کے
غیر انگریزی داں اور اردو قارئین تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔ اس
کے علاوہ ہماری، عوام کی رسمی میں موجود محمد لاجپت ریال ہیں۔
اس کے علاوہ ہم نے حال ہی میں انگریزی زبان کی نذریں کا
پروگرام شروع کیا ہے۔ یہ بہت دور رہ قدم ہے اور یہ قانون
قانون کی منظوری ہے۔ یہ بہت دور رہ قدم ہے اور یہ قانون
امریکہ کے آزادی اطلاع قانون سے متاثرا ہے۔ میرا خیال یہ
ہے کہ اگر اس قانون پر تیزی سے عمل ہوا تو اوس طبق ہندوستانی شہری کو
اختیار حاصل ہوگا اور ایک زیادہ صاف تحری جواب دہ حکومت
سے یا اس انگوکش فاؤنڈیشن ان اٹھیا کے ساتھ بھی ہم لوگ
کر کام کر رہے ہیں۔ □

امیٹی ایک نیشنل اسکول سائکیٹ نٹی ہڈلی کے ستویک
اگر والوں کو مبارک پاد دیتے ہوئے مائیکل انڈرسن۔ اگر والوں
نومبر ۲۰۰۳ میں ناسا مارس اکسپلوریشن پروجیکٹ کے
لئے منتخب کئی گئے تھے۔ استیننڈ فورڈ یونیورسٹی نے
انہیں تعلیم کے لئے اسکالر شپ سے نوازہ ہے۔

اسٹریٹ، بھائی ووڈ ہو یا بائی ووڈ، تیل کی قیمتیں ہوں یا گیوں کی دنیا
تیزی سے باہمی طور سے ایک دوسرے پر اخسار کرنے لگی ہے اور
اگر ہمیں اپنی اپنی جمہوریتیوں کو برقرار رکھنا ہے اور امن و سلامتی کو
فروغ دیتا ہے تو ہمیں پوری طرح باخبر رہتا ہے۔ ہندوستان
میں مجھے جس ایک حالیہ حوصلہ بخش واقع نے متاثر کیا وہ حق اطلاع
بلند ہو رہا ہے۔ ہندوستانی میڈیا یا اہر کے چند برسوں میں بہت آگے
آیا ہے۔ امریکی میڈیا کے بر عکس ہندوستان کی خوش قسمتی یہ ہے کہ
یہاں میڈیا پھولنے بھٹلنے کے مرحلے میں ہے۔ تھے تھے آئی وی چیزوں
آرہے ہیں، تھے ایف ایم ایشیشن بن رہے ہیں مختلف زبانوں میں
اور فارمیٹ میں مختلف رسائل اخبارات چھپ رہے ہیں اس کے
علاوہ ہر طرف آن لائن خدمات پھول پھل رہی ہیں۔ امریکہ میں

امریکی پر یہیں کی طرح ہندوستانی پر یہیں بھی ٹھرا اور آزاد ہے گو کہ
میں ہندوستانی میڈیا کے کوئی جسے بہبیش تھنچ نہیں رہا یہیں میں ان
کی آزادی کا احترام کرتا ہوں اور میں نے یہ محض کیا ہے کہ ان کی
پیشہ ورانہ ہمارت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خاص کر پیش کش کا معیار کافی
بلند ہو رہا ہے۔ ہندوستانی میڈیا یا اہر کے چند برسوں میں بہت آگے
آیا ہے۔ امریکی میڈیا کے بر عکس ہندوستان کی خوش قسمتی یہ ہے کہ
یہاں میڈیا پھولنے بھٹلنے کے مرحلے میں ہے۔ تھے تھے آئی وی چیزوں
آرہے ہیں، تھے ایف ایم ایشیشن بن رہے ہیں مختلف زبانوں میں
اور فارمیٹ میں مختلف رسائل اخبارات چھپ رہے ہیں اس کے
علاوہ ہر طرف آن لائن خدمات پھول پھل رہی ہیں۔ امریکہ میں